بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 10 — مدیر:- نعیم احمد تیر — کتابت وڈیزائننگ:- ولید ناصر، عاصم شہزاد، رشید الدین — ماہ نبوت فتح 1384 — بمطابق نومبر 2005ء — شمارہ نمبر 12

تاثرات مہمانانِ کرام بیرون از جرمنی

بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء (قسط نمبر ۲)

مکرم نسیم احمد صاحب

(حیدر آباد سندھ پاکستان)

آپ کا ہر جلسہ پہلے سے بڑھکر کامیاب ہوتا ہے ہر بار زمانہ کے لحاظ سے تقاریر کے موضوع ترتیب دیے جاتے ہیں اور یہی وہ چیزیں ہیں جو یاد دہانی کے طور پر ہماری اصلاح کرتی ہیں اور ہماری نئی نسل کے لیے بہت ضروری ہے اس مرتبہ پروگرام نہایت دلچسپ تھا اسوجہ سے لوگوں نے پہلے کی نسبت بڑے آرام سے سنا، جو احباب آ کر رہائش پذیر ہوئے ہیں ہر کوئی کسی نہ کسی رنگ میں دین کی خدمت کر رہا ہے اور یہ بات جماعت حیدر آباد سندھ کے لیے بڑی خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

مکرم بیجیر ایجازی صاحب پروفیسر البانیہ

میں البانین احمدی ہوں یہ میرا پہلا موقعہ ہے کہ میں جلسہ میں شریک ہوا ہوں یہاں آکر مجھے محسوس ہوا کہ افراد جماعت خلیفۂ وقت سے بہت محبت سے ملتے ہیں اور ان کے ہاتھ چومتے ہیں جو کہ محبت کا ایک انتہائی اظہار ہے اور میں نے احمدیت بھی اسی لیے قبول کی ہے جماعت احمدیہ ایک واحد جماعت ہے جسے خلافت جیسی نعمت عطا ہے اور اسلام کی تبلیغ خلیفہ کے ذریعے ہوسکتی ہے اسی بات نے مجھے بیعت کرتے ہوئے بہت تسلی دی اس جلسہ کا ہر نظارہ ہمارے لیے متاثر کرنے والا تھا میرے لیے بڑا اعزاز ہے کہ میں اس جلسہ میں شامل ہوا اور ہمیں ہر ایک نے بڑی محبت اور عزت دی میری اخبار احمدیہ کے وساطت سے درخواست ہے کہ البانیہ کو جماعت احمدیہ کی بہت ضرورت ہے البانیہ کی گورنمنٹ کی مقرر کردہ مسلمان کمیٹی بھی اسلام کا صحیح تشخص پیش نہیں کر رہی کیونکہ البانین ایک لمبا عرصہ کمیونزم کے زیر اثر رہے ہیں البانیہ کو صحیح اسلام جماعت احمدیہ سے ہی مل سکتا ہے اس لیے جماعت کو اس بارہ میں زیادہ توجہ کرنی چاہیے تھوڑی سی کوشش کے ساتھ البانین احمدی ہوسکتے ہیں البانین کو ضرورت ہے کہ اس جلسہ کے جیسے مناظر دکھائے جائیں جن کو وہ دیکھ کر احمدی ہوسکتے ہیں

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب

ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

مجھے جرمنی ملک بہت پسند ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر 1984ء کے بدنام ترین آرڈنینس کے بعد مکرم مجیب الرحمٰن صاحب کے ساتھ ملکر جرمنی کے وکلاء اور جج صاحبان سے ملکر پاکستان میں جماعت کے حالات بتائے میں نے ربوہ قادیان کے جلسے بھی دیکھے ہیں جرمنی کے جلسہ کا بھی وہی رنگ ہے اس مرتبہ تو یہاں جو خاص بات نظر آئی وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی مہمان نوازی تھی باقاعدہ آکر پوچھتے کہ آپ کچھ اور لیں گے بہت اچھا انتظام تھا لذیذ پکے ہوئے کھانے تھے لندن جلسے پر بھی وہ بہت مہمان نوازی کرتے ہیں لیکن جرمنی میں مجھے یہ چیز بہت نظر آئی اخبار احمدیہ کے ذریعے جرمنی کے بچوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جو بچے اردو بولنا جانتے ہیں انہیں اردو پڑھنا لکھنا بھی سیکھنا چاہیے

مکرم نعیم احمد صاحب

مربی سلسلہ سیرالیون

مجھے پہلی مرتبہ جماعت جرمنی کے جلسہ میں شمولیت کا موقع ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کا جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب جلسہ ہے اور جرمنی کو یہ سعادت حاصل ہے کہ یورپ کے جلسہ کے بعد ہر جلسہ پر یہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شامل ہوتے ہیں یہ سعادت آپ کے علاوہ کسی ملک کو حاصل نہیں، یہاں میں نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں میں بہت جوش وخروش پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے ذاتی کام چھوڑ کر وقارِ عمل کر رہے ہیں اس وجہ سے نوجوانوں کی تربیت میں انقلاب دیکھنے کو ملتا ہے جرمنی کے جلسہ کی خاص بات یہ ہے کہ مہمانوں کو بڑے منظم طریق سے لایا جاتا ہے انکی بھر پور راہنمائی کی جاتی ہے

> مہماں جو کر کے اُلفت آئے بصد محبت
> دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت

''مسجد بشیر'' بینزہائیم کی تقریب سنگ بنیاد

خدا تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ اور اسی کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ مورخہ 25 اگست 2005ء بروز جمعرات شام پانچ بجے احمدیہ مسجد بشیر کی سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی، احباب جماعت ھیپن ہائیم اور اس علاقے کی خوش قسمتی ہے کہ اس تقریب کیلئے ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس تشریف لائے، آپکی معیت میں آنے والے، حضرت بیگم صاحبہ، ودیگر معزز مہمانان کرام اور عہدیداران جماعت نے بھی سنگ بنیاد رکھا۔

شہر بینزہائیم کا مختصر تعارف

یہ شہر، صوبہ ہیسن میں (فرنکفرٹ اسی صوبہ میں واقع ہے) ضلع ''برگ سٹراسے'' (یعنی پہاڑوں کی شاہراہ) کا سب سے بڑا شہر ہے، اس کا شمار جرمنی کے گرم ترین علاقوں میں ہوتا ہے، تیرویں صدی میں اس کو باقاعدہ شہر کا درجہ ملا اور اس کے بعد یہ تجارت کا مشہور مرکز بن گیا، لیکن 1302ء میں یہ شہر مکمل طور پر جل کر تباہ ہو گیا، ہر نئی تعمیرات کے بعد اس شہر پر پہلے سویڈن اور فرانسیسی حکمران مل کر حکومت کرتے رہے اور پھر 1803ء میں یہ قریبی بڑے شہر ''ڈارمسڈ'' کے حکمرانوں کے زیر نگیں ہو گیا۔ اس شہر کے اس وقت نو (9) حصے ہیں اور آبادی تقریباً چالیس ہزار ہے۔ بینزہائیم، جرمنی کے مشہور شہر فرنکفرٹ سے پچپن کلومیٹر جنوب میں اور شہر ہائیڈلبرگ سے تیس کلومیٹر شمال میں ہے اور جلسہ سالانہ کے حوالے سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے لیے جانے پہچانے شہر من ہائیم سے پینتیس کلومیٹر شمال مشرق میں واقع ہے۔ یہاں سے پہاڑوں کا ایک بہت خوبصورت سلسلہ شروع ہوتا ہے اس لیے یہ نہایت صحت افزاء علاقہ شمار ہوتا ہے، ایک اندازے کے مطابق پہلا احمدی فرد اس شہر میں 1985ء میں آکر آباد ہوا تھا۔ یہاں لوکل جماعت احمدیہ کا نماز سنٹر کرایہ پر حاصل کی گئی جگہ پر چند سال سے قائم ہے۔ اس سنٹر میں ''یوم مساجد'' (Tag der offene Tur) منعقد کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں تبلیغی میٹنگز بھی کی جاتی ہیں اور اس شہر کے وسط میں تبلیغی اسٹال بھی وقتاً فوقتاً لگایا جاتا ہے۔ مقامی جماعت تقریباً دو صد افراد پر مشتمل ہے اور چندہ دھندگان کی تعداد پچاس ہے۔

ایک عرصہ سے لوکل جماعت کوشش کر رہی تھی اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ انتظار میں تھی کہ کب اس علاقہ میں خدائے واحد ویگانہ کا نام بلند کرنے کیلئے اس کا گھر تعمیر ہوگا، چونکہ جماعت احمدیہ ھیپن ہائیم کے اندر بہت سارے چھوٹے چھوٹے شہر اور قصبے ہیں اس لیے مسجد کے لیے پلاٹ دیکھنے کا کام ساری جگہوں پر شروع کیا گیا لیکن اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی مخفی حکمت ہے کہ مسجد کے لیے ملنے والا پہلا پلاٹ جس پر تعمیر کی اجازت میں آخری مرحلہ میں روک پیدا ہو گئی اور یہ دوسرا پلاٹ جس پر اب بفضلہ تعالیٰ مسجد بنے گی دونوں ہی اس شہر بینزہائیم میں واقع ہیں۔ جب پلاٹ کی خرید کا کام شروع ہوا تو مقامی جماعت کے مردوزن نے بڑھ چڑھ کر سو مساجد کی مد میں اپنی قربانیاں پیش کیں اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے صرف اس ایک سال میں سو مساجد کی مد میں تقریباً ستر ہزار یورو ادا کیئے اور محترم امیر صاحب نے جرمنی بھر کی باقی جماعتوں کے سامنے اس جذبہ کو نمونہ کے طور پر پیش کیا اور بہت سراہا۔ ''شریوز'' نامی مولویانہ مزاج رکھنے والی ایک عیسائی خاتون (جنہوں نے عیسائیت کی تعلیم کو یکسر بھلا رکھا ہے) جرمنی بھر میں جماعت احمدیہ کے خلاف سرگرم عمل ہیں اور کوئی موقع بھی جماعت کی مخالفت کا اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں۔ انہوں نے یہاں آکر جماعت کی مخالفت میں تقریر کی اور لوگوں کو اشتعال دلایا۔ ان کے بہکاوے میں آکر چند ایک ہمسایوں نے جماعت کی مخالفت شروع کر دی۔ اخبار میں ایک آرٹیکل کے علاوہ علاقہ کے گھروں میں ایک پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا۔ اس مخالفت کے جواب میں احمدیوں نے تو دعا پر ہی زور دیا۔ البتہ شہری انتظامیہ نے اخبارات میں جماعت کے حق میں بڑے موثر اور مدلل جوابات شائع کروائے۔ خاص طور پر اس بات کا بڑے صاف اور واضح لفظوں میں ذکر کیا کہ احمدیہ مسلم جماعت ایک امن پسند جماعت ہے اور اس کے یہاں وجود سے نہ ہی جرمن حکومت اور نہ ہی جرمن عوام کو کوئی خطرہ ہوسکتا ہے اور انہوں نے لکھا کے ہم یہ بیان لاعلمی میں نہیں دے رہے بلکہ موجودہ حالات میں ہماری تمام مذہبی تنظیموں اور ان کی سرگرمیوں پر گہری نظر ہے۔ مقامی انتظامیہ اور پولیس نے اس تقریب کے سلسلہ میں جماعت سے بھر پور تعاون کیا اور اخبارات میں جماعت کے حق میں بیانات دیئے۔ اس جگہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مسجد کے بنانے کی جماعت کی طرف سے پیش کی گئی درخواست پر تمام سیاسی پارٹیوں نے رائے شماری کے دوران یک زبان ہو کر مسجد کے بنائے جانے کے حق میں ووٹ دیئے تھے۔

مورخہ 22 اگست سے ہی مسجد کے پلاٹ پر وقارعمل شروع کر دیا گیا تھا اور اسے ہموار کر کے شامیانے لگائے گئے۔ چاروں طرف خوبصورت بینر لگائے گئے۔

(بقیہ صفحہ 4 پر)

ہم سکندر اعظم کے ملک مقدونیہ میں گئے (قسط دوم)

زبیر خلیل خان جرمنی

۲۵ اور ۲۶ جولائی کو Delcevv کے علاقہ میں طبی امداد کے کیمپ لگائے گئے۔ یہاں Akus میڈیکل والوں نے اپنی لیبارٹری اور پریکٹس کی جگہ مخصوص کر رکھی تھی۔ دونوں دن خوب رونق رہی، مقامی ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات نے ہیومینٹی فرسٹ اور جماعت احمدیہ کی اس انسانی ہمدردی اور مدد کے پراجیکٹ کی دل کھول کر تعریف کی۔

۲۷ جولائی کو Pehcevo کے علاقہ میں ہسپتال کی طرف سے مہیا کردہ جگہ پر طبی امداد کے کیمپ لگائے گئے۔ صبح سے ہی مریضوں کا رش دیکھنے میں آیا۔ ہر ضرورت مند کی مدد کی گئی۔ دوپہر کھانے کے وقفے کے دوران ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ خاکسار علاقہ کے ایک خوبصورت منظر کی ویڈیو فلم بنا رہا تھا کہ شراب کے نشے میں دھت ایک شخص نے بڑے جارحانہ انداز میں چڑھائی کر دی اور کیمرہ چھیننے لگا، ہم نے معاملہ کو ٹھنڈا کرنے کی سعی کی مگر وہ نہ مانا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی حیران کن بات یہ ہوئی کہ بجائے اس کے کہ پولیس اُس کی پوچھ گچھ کرتی وہ ہمیں پولیس سٹیشن لے گئی اور ہمارے کوائف لئے گئے۔ ہم نے خاصا احتجاج کیا کہ یہ کیا الٹا معاملہ ہے لیکن وہاں کی پولیس ابھی تک کمیونسٹ خیالات کی حامی ہے انہوں نے ہماری ایک نہ سنی اور خاصی بدکلامی اور سرزنش بھی کی آخر کار صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور خاکسار کی بھی گو ریٹائرڈ فوجیانہ خصلت تھی جاگ اٹھی اور خاکسار نے ان پر چڑھائی کر دی کہ وہ کس قانون کے تحت ہمارے ساتھ بدکلامی کر رہے ہیں اور کس بات کی سرزنش کر رہے ہیں۔ اس پر انہیں احساس ہوا کہ وہ غلطی پر ہیں چنانچہ انکے رویہ میں تبدیلی آگئی اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

بعد ازاں Berovo کے علاقہ میں طبی امداد کے کیمپ لگائے گئے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں گزشتہ سات سالوں سے جماعت قائم ہے اور مقدونیہ میں احمدیت کی بنیاد بھی اسی شہر میں رکھی گئی تھی۔ مقامی مسلمانوں نے اس امدادی کاروائی کے بعد مقامی امام مسجد کو مجبور کیا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کرے تاکہ تمام مسلمانوں میں یگانگت اور اتحاد پیدا ہو۔ تاہم وہ ابھی تک اس طرف نہیں آ رہا تھا اور اس نے اس موقع پر دوبارہ پولیس میں جا کر رپورٹ کی۔ چنانچہ طبی کیمپ کے دوران مقامی پولیس آگئی اور تمام انتظامات کو چیک کیا ہر چیز درست پانے پر پولیس واپس چلی گئی۔ مربی صاحب کے بارہ میں تاہم پولیس نے ہدایت دی کہ آئندہ ان کے بارہ میں ایک تصدیق درکار ہو گی کہ وہ کوالیفائڈ امام ہیں اور وہ جماعت احمدیہ کے عقائد کا پرچار کر سکتے ہیں۔ آخر پولیس والوں نے اپنی بھی کچھ نہ کچھ رکھنی تھی۔ واضح رہے کہ یہ ڈیمانڈ صرف Berovo پولیس کی ہے کسی اور علاقہ سے اس قسم کی شرط موصول نہیں ہوئی۔

پروگرام کے آخری مرحلے میں تین کیمپس Strumica کے مختلف علاقوں میں لگائے گئے۔ پہلے روز Illovica کے علاقہ میں کیمپ تھا تقریباً گیارہ بجے علاقہ کے میئر بمع ریڈیو، اخبارات اور ٹی وی ٹیم کے آگئے آدھ گھنٹہ ہمارے ساتھ گزارا اور تمام کاموں کا جائزہ لیا بڑے خوش ہوئے، جماعت اور ہیومینٹی فرسٹ کی بہت تعریف کی اور دوسرے روز دوپہر کھانے کی دعوت دے گئے یہ جمعہ کا روز تھا۔ اس دن پندرہ بیس کلومیٹر دور اسلامک سنٹر کے ایک امام محترمی حیاتی صاحب نے مربی صاحب کو جمعہ پڑھانے کی دعوت دے رکھی تھی ٹرانسپورٹ کے سلسلہ میں کچھ پریشانی ہوئی تاہم اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور ہم وقت مقررہ یعنی ایک بجے مجوزہ مسجد میں پہنچ گئے مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی مقامی امام نے ڈاکٹر صاحب کا تعارف کروایا اور امامت کی جگہ پر انہیں پہنچا دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ کی امامت کی، مقدونیہ میں جو مساجد ہیں وہاں خطبہ کے لئے مسجد کی دائیں طرف سے سیڑھیوں کے ذریعہ منبر پر چڑھا جاتا ہے، غالباً ڈاکٹر صاحب کے لئے بھی یہ پہلا موقع تھا ان کی حالت عجیب و غریب تھی بہر حال وہ حوصلہ کر کے سیڑھیاں چڑھ گئے اور بہت عمدہ خطبہ دیا، نماز کے بعد تعارفی نشست ہوئی جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی، بعد ازاں تمام حاضرین نے جماعت میں شمولیت کا عندیہ دیا لیکن مشکل یہ سامنے آئی کہ یہ لوگ پھر عبادت کے لئے کہاں کا رخ کریں گے کیونکہ احمدی ہو جانے کے بعد اسلامک سنٹر یہ مسجد اُن سے واپس لے لے گا۔ چنانچہ احباب کو انتظار کے لئے کہا گیا۔ شام کو مقامی امام دوبارہ ملنے آئے اور کہنے لگے کہ انہیں اسلامک سنٹر سے تنبیہ آئی ہے کہ وہ احمدی مربی کو کیوں مسجد میں لائے اور جمعہ کی امامت کروانے دی، بقول ان کے انہوں نے اسلامک سنٹر مقدونیہ کو واضح کر دیا ہے کہ وہ احمدی عقائد کو درست تسلیم کرتے ہیں اور اگر اسلامک سنٹر انہیں امامت سے علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو بے شک کر دے۔ اس پر فی الحال اسلامک سنٹر والے خاموش ہو گئے ہیں مقامی احباب نے جماعت سے درخواست کی کہ اگر انہیں ایک مسجد بنا دی جائے تو وہ وہاں عبادت کر سکتے ہیں۔ یہ مسئلہ ابھی حل طلب ہے اور تمام وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔

دوسرے روز علاقہ کے میئر صاحب کے ساتھ کھانا کھایا اور مزید تعارف ہوا، کھانے پر علاقہ کی چند ایک امدادی تنظیموں کے ساتھ بھی تعارف ہوا۔ گذشتہ روز مقامی ٹیلیویژن نے ہیومینٹی فرسٹ کی امدادی کاروائیوں کے بارہ میں دس منٹ کا تصویری خبر نامہ نشر کیا تھا لہٰذا اس حوالہ سے بھی لوگ ہم سب کو پہچاننے لگ گئے تھے اور ہم سب کو غور سے دیکھتے تھے کہ یہ لوگ انسانی بہبود کے مشن پر آئے ہیں، میئر صاحب نے جلسہ سالانہ جرمنی پر آنے کی خواہش کا اظہار کیا اور اپنے علاقے میں مزید امدادی کاروائیوں کی بھی درخواست کی جن میں صاف پانی مہیا کرنے کے بارہ میں کنکشن اور طبی امداد کی سہولیات کی فراہمی شامل تھی۔

۲ جولائی کو Strumica کے علاقہ Gordorci میں بہت زیادہ مریض آئے اور بعض مریضوں کو انکے گھروں میں جا کر چیک کر کے دوائیاں دی گئیں۔ یہاں پر بقیہ تمام افراد نے جماعت میں شمولیت بھی اختیار کی اور مسجد کی تعمیر کے علاوہ ایک ایسا سنٹر بنانے کی درخواست بھی کی جہاں پر بچوں کی تعلیم و تربیت کا تسلسل کے ساتھ بندوبست ہو سکے۔

مورخہ ۳ جولائی مقدونیہ میں طبی امداد کے لئے آخری روز تھا کیمپ کا بندوبست Wisolou کے علاقہ میں کیا گیا۔ جب ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم ڈاکٹروں کے ہمراہ مقررہ جگہ پر پہنچی تو علم ہوا کہ ایک مقامی مسلمان جو کہ کسی تنظیم کا سربراہ بھی تھا نے اس ہال کو جہاں کیمپ لگایا جانا تھا تالہ لگا دیا ہے اور رفو چکر ہو گیا ہے۔ اتوار کا روز تھا اب کہیں اور جا کر دوسرا بندوبست کرنا بھی مشکل تھا پریشانی کے عالم میں کھڑے تھے کہ ایک مقامی دوست نے ہم سے رابطہ کیا تمام ماجرا سننے کے بعد کہنے لگا کہ آپ یہ طبی امداد کا کیمپ میرے گھر لگالیں۔ فوری طور پر جگہ کا معائنہ کیا گیا خاصی کھلی اور آرام دہ جگہ تھی چنانچہ کیمپ کا آغاز کر دیا گیا۔ اردگرد کے علاقے میں کیمپ کی جگہ کی تبدیلی کا اعلان بھی کروایا گیا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کیمپ بہت کامیاب رہا مریضوں نے بہت دعائیں دیں اور وہ نام نہاد مسلمان رہنما جس کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا بہت سارے مریضوں کی بددعائیں لیتا رہا۔

دوران کیمپ ایک انتہائی تعلیم یافتہ مفتی سے ڈاکٹر شمس صاحب کا تعارف ہو گیا وہ طبی کیمپ کے بارہ میں سن کر وہاں آگیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بعض معاملات پر گفتگو ہوتی رہی پھر مذہبی گفتگو چھڑ گئی۔ جماعت احمدیہ کے عقائد سن کر اسکی دلچسپی اتنی بڑھی کہ وہ سارا دن وہاں رہا اور ڈاکٹر صاحب سے مختلف موضوعات پر گفتگو کرتا رہا اور اسکا یہ بیان تھا کہ اس نے قرآن مجید کی مختلف آیات کی ایسی تفسیر پہلے کبھی نہیں سنی حالانکہ وہ سعودی عرب، مصر اور پاکستان میں مذہبی تعلیم حاصل کرتا رہا تھا۔ اس نے اس خوشی کا اظہار کیا کہ آئندہ جب بھی ڈاکٹر صاحب وہاں آئیں تو اسے ضرور ملیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو ہفتوں پر محیط یہ دورہ انتہائی کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے جہاں دکھی انسانیت کی خدمت کی جاتی رہی وہاں ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ان انسانوں کو روحانی غذا مہیا کرتے رہے اور انھوں نے ایک روحانی ڈاکٹر ہونے کا پورا پورا حق ادا کیا۔ کیمپوں کے ذریعہ ایک ہزار سے زائد مریضوں کو چیک کیا گیا اور ادویات دی گئیں۔ انتہائی محتاط رویہ کے باوجود دو صد سے زائد بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ "الحمدللہ"۔

امدادی کیمپوں میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی آئی، عورتوں میں بلڈ پریشر، مخصوص زنانہ بیماریاں اور خون کی بیماریاں زیادہ پائی گئیں اسی طرح بچوں میں پیٹ کی آنکھوں کی اور جلدی بیماریاں ہیں۔ کینسر کی بیماری بھی مقدونیہ میں زوروں پر ہے اسی طرح ایسے مریضوں کی بھی بڑی تعداد ہے جو کہ خود ہسپتال جا کر نہ تو چیک اپ کروا سکتے ہیں اور نہ ہی دوائی خرید سکتے ہیں۔ اپنی اس امدادی کاروائیوں کی وجہ سے ہیومینٹی فرسٹ کا پورے ملک میں بہت اچھا تعارف ہوا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ نے بھی خوب نیک نام کمایا ہے۔ چونکہ اس ملک میں غربت ہے لہٰذا وہاں پر انسانی بہبود کے مختلف کام سرانجام دیئے جا سکتے ہیں تاہم ہر کام کیلئے رقم درکار ہوتی ہے۔ اس دورہ پر کل چھ ہزار یورو کے اخراجات آئے۔ صرف پانی مہیا کرنے کیلئے وہاں کے میئر نے بیس ہزار یورو کی امداد طلب کی ہے اسی طرح کینسر چیک کرنے والی مشین 10 ہزار یورو میں آتی ہے۔ اگر مزید طبی امداد مہیا کرنا مقصود ہو تو دو ہفتوں کے لئے کاروائی میں 10 ہزار یورو لگتے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ اور جماعت احمدیہ کا یہ خاصہ ہے کہ وہ ہر قسم کی مدد ضرورت مندوں کے دروازوں تک پہنچاتی ہے اور یہی وہ طریق ہے جسکی وجہ سے جماعت کے کاموں کو امتیاز ملتا ہے اگر آپ اللہ تعالیٰ کی دی گئی نعمتوں میں سے کچھ حصہ ان دکھی لوگوں کیلئے مخصوص کرنا چاہتے ہیں تو پھر اپنی اس چیریٹی کی مدد دل کھول کر کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد کو مدد مہیا کی جا سکے۔ (ختم شد)

ایک دُعا

عارف ثاقب

اُس دلربا کی خیر ہو اُس چارہ گر کی خیر ... اُس کے سفر کی خیر ہو، اُس کے حضر کی خیر
رکھتا ہے وہ قدم جہاں اُس رہ گزر کی خیر ... پڑتی ہے اُس پہ جس کی نظر، اُس نظر کی خیر
رک جائے وہ تو سانس کے زیر و زبر کی خیر ... وہ چل پڑے تو گردشِ شام و سحر کی خیر
سر میں جنونِ عشق کا سودا ہے، سر کی خیر ... تیرے لیے جو رہتی ہے اُس چشمِ تر کی خیر
بولے اگر تو کھلتی ہوئی ہر کلی کی خیر ... وہ چپ رہے تو اُس کی وجہ خامشی کی خیر
پلکیں جھکیں تو تیرگی، اُس تیرگی کی خیر ... نظریں اُٹھیں تو روشنی، اُس روشنی کی خیر
میری جبینِ شوق، مری بندگی کی خیر ... یارب! امرے حبیب، مری زندگی کی خیر
پنہاں رہے تو خلوت و رنج و محن کی خیر ... ہو جلوہ گر تو سرو گل و یاسمن کی خیر
آئینہ روبرو ہے ترے بانکپن کی خیر ... تو محوِ گفتگو ہے ہر اِک انجمن کی خیر
اُس گل بدن کی اور اُس غنچہ دہن کی خیر ... طوطی مقال کی مرے شیریں سخن کی خیر
دل میں بسے ہوئے مرے دردِ نہاں کی خیر ... اُس پر یقین کی اور کبھی وہم و گماں کی خیر

خلاصہ تقاریر بر موقع ''جلسہ سالانہ'' جرمنی 2005ء (قسط نمبر تین)

نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالہ اوہام میں درج تحریر سے اخذ کردہ مندرجہ بالا موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے ایک عبادت عام ہے جیسے خدمت خلق ہے جبکہ عبادت خاص پانچ ارکان پر مشتمل ہے جس میں سے دوسرا رکن نماز ہے۔

اہمیت نماز کو اجاگر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ نماز دین اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے یہ دین کی جان ہے خدا کے ہاں محبوب ترین عمل ہے بقول پیغمبر خداؐ نماز دل کی راحت ہے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ دین کا ستون ہے یہ مومن کا نور ہے بلکہ معراج ہے یہ جنت کی کنجی ہے کیوں کہ روز حساب سب سے پہلے نماز کی پرسش ہوگی نماز مومن اور کافر میں فرق ظاہر کرتی ہے ایک دفعہ مویشی پالنے والوں کی طرف سے بباعث عدم طہارت و فرصت نمازوں میں معافی کی درخواست پیش کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا جب نماز نہیں تو دین ہے ہی کیا وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔

حقیقتِ نماز کو واضح کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ نماز تو خدا کے حضور حاضری ہے مولا سے عجز و نیاز ہے اپنے رب سے ہمکلام ہو کر راز و نیاز کرنا ہے یہ سعادت صرف دین اسلام ہی میں میسر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بتایا نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر مولا کے دربار میں جلدتر پہنچ سکتا ہے ہاں مگر وہی انسان جو خدا کی رضا کی خاطر کمال انکسار تواضع اور عجز سے اس کے حضور کھڑا ہو۔

فوائدِ نماز کے شمار میں محترم امام صاحب نے بتایا کہ نماز بری باتوں اور فحشاء سے روکتی ہے۔ لاکھوں اولیاء نے نماز سے مدارج عالیہ حاصل کیے۔ نماز باجماعت کا ثواب اکیلے ادا کی گئی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ''نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں اس میں حمد ہے استغفار ہے اور درود شریف بھی اس سے ہر قسم کے غم دور اور مشکلات حل ہوتی ہیں پس مسنون دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں بھی دعائیں کریں نماز قربِ الٰہی کا ایک ذریعہ ہے یہ خدا کے قرب کی کنجی ہے اس سے کشوف و الہام ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فیض اسی کے ذریعے آتے ہیں''

حضرت المصلح موعودؓ کی نصیحت تفسیر کبیر میں درج ہے،

''نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔۔۔ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا،۔۔۔۔۔۔۔۔

نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لیئے اصلاح کا موقع ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو اُس کو اس میں لذّت اور سرور حاصل ہو۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ۔ 652,651)

ازدواجی زندگی کے بارے میں اسلام کی حسین تعلیم

اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت کے نشانات میں سے یہ نشان کہ اس نے تمھاری ہی جنس سے تمھارے لیے جوڑے بنائے ہیں کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے بتایا اس نشان الٰہی کی علامات یہ ہیں تمھیں ان جوڑوں سے تسکین پیار اور رحمت نصیب ہوتی ہے اور وہ گھر جنت نظیر ہو جاتا ہے اسلام کے نزدیک ایسی حسین ازدواجی زندگی کا خمیر تقوی کے تخم سے اٹھایا جاتا ہے اسے تقویٰ کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اس کے گرد تقویٰ ہی کی باڑ لگائی جاتی ہے اس کی پیوندکاری اسی کی شاخ ہی سے کی جاتی ہے فاضل مقرر نے اسلامی نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ خالق کائنات نے پانچ بار تقویٰ کی تاکید کی ہے اگر اسے شیطانی رخنوں سے بچانا ہے تو خشت اول کو سیدھا رکھنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر مسکن کو محصنت اور محصنین کہہ کر مضبوط قلعہ قرار دیا ہے بصورت دیگر اولاد ٹوٹی ہوئی تسبیح کے دانوں کی طرح منتشر ہو جائے گی۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا۔ کہ اسلام کے نزدیک مرد اور عورت ایک دوسرے کا لباس ہیں (البقرہ۔188) لباس انسان کا عیب اور ننگ چھپاتا ہے لہذا میاں بیوی نہ تو ایک دوسرے کے عیب کا ذکر کریں اور نہ ہی طعن و تشنیع بلکہ ستر پوشی سے کام لیں۔ لباس زینت کا موجب بھی ہے اس لیے میاں بیوی گھریلو خوشگوار تعلق سے معاشرے کو سکون بخشیں۔ اللہ تعالیٰ نے لباسُ التقویٰ فرما کر توجہ دلائی ہے کہ حیا اور اطاعت کے لباس سے دل کے نشیمن کو مزیّن رکھنا ہے۔ ظاہری زرق برق لباس کے متعلق تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ''دنیا میں کتنی ہی عورتیں ہیں جو ظاہری لباسوں کے لحاظ سے بہت خوش پوش ہیں مگر قیامت کے دن اس سے وہ عاری ہوگیں۔ (بخاری)۔ زوج کی تشریح کرتے ہوئے مکرم مولانا صاحب نے بتایا کہ دونوں میاں بیوی برابر ہیں دونوں دوست ہیں مرد کو قوّام صرف اس کی گھریلو اور بیرونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لحاظ سے کہا گیا ورنہ دونوں اپنے دائرہ کار میں نگران ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا مرد اپنے خاندان کا نگران ہے اور عورت گھر اور بچوں کی تربیت کی نگران ہے۔ آپ نے نکاح کے وقت کی گئی نصائح میں سے قول سدید (سچی کھری بات) کی وضاحتً میں فرمایا۔ یورپ سے گئے بعض لوگ برصغیر کے سادہ رو لوگوں کو جھانسہ دے کر رشتہ لے آتے ہیں اور پھر دھونس یہ کہ ویزا لے کر دیا ہے خبردار جو کسی سے بات بھی کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت یاد دلائی سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو (کشتی نوح)۔ آنحضور ﷺ نے عورت اور خوشبو کو اکٹھا بیان کر کے عورت کی جمالیات کی طرف لطیف اشارہ فرمایا ہے، پھر بیویوں اور اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ نے دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے ''اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما''۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب کسی بات پر غصہ آتا تو حضور بڑی شفقت سے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دعا کرتے ''اے اللہ اس کی غلطی و خطا کو بخش دے''، بیویوں سے حسن سلوک کرنے کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے ''عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کی زندگی گزارو''، آنحضور ﷺ نے عورتوں سے شفقت کرنے کے بارہ میں فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے بہتر سلوک کرتا ہے اور میں تم میں سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضور ﷺ ان کی دلداری کی خاطر انکی گڑیا سے کھیلنے والی سہیلوں سے بھی دلداری فرماتے آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر کوئی مومن اپنی بیوی کی دلداری کرتے ہوئے اس کے منہ میں محض للہ لقمہ ڈالتا ہے تو اس کا بھی اُسے اجر ملتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے سفر میں اونٹوں میں تیزی محسوس کی تو ہانکنے والے حبشی غلام انجشہ کو فرمایا ''آہستہ آہستہ، آبگینوں کا خیال کرو کہیں ٹوٹ نہ جائیں، اللہ تعالےٰ نے ایک دکھی عورت کی دلداری کا واقعہ قرآن کریم میں ریکارڈ کیا ہے لہٰذا مظلوم کی بددعا سے ڈرنا چاہیے۔ عورت سے حسنِ سلوک کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہیں ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں (سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام) یہ ہے وہ تعلیم جس کو ہم نے محبت کے ساتھ دلوں میں اتارنا ہے تا دنیا کے ہر طبقہ کی مظلوم عورت کا مداوا ہو سکے۔

سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وجیہہ اور دراز قامت دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب لقب فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت بیان کرتے ہوئے مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بتایا کہ آپ کا روحانی مقام دربار رسالت میں ایسا تھا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا (لو کان بعدی نبیٌ لکان عمر) اور یہ خبر دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق ثبت کر دیا۔ آپ عام الفیل سے 13 سال بعد مکہ میں پیدا ہوئے لڑکپن میں نمدے کا کرتہ پہنے والد کے اونٹ چرایا کرتے تھے۔ آغاز شباب میں شرفا کے مشاغل، نسب دانی خطابت، سپہ گری، پہلوانی اور شہسواری سیکھے اسی طرح لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا اور تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ دُور دراز کے سفروں کے باعث بلند حوصلگی، معاملہ فہمی اور خودداری ایسے اوصاف حمیدہ سے متصف ہوئے اور سفارت کے منصب پر مامور کیے گئے ظہور اسلام پر اہل مکہ کی طرح آنحضور ﷺ کے اشد ترین مخالف تھے اور ابتدائی مسلمانوں پر خوب غصہ نکالتے ایک دفعہ ایک لونڈی زنیرہ کو اتنا مارا کہ اسکی آنکھیں ضائع ہوگئیں اور اپنی لونڈی لبینہ کو سخت دکھ دیتے ابوجہل کے اعلان قتل محمدؐ پر انعام کا معاہدہ آپ سے طے پایا تو آپ آنحضرت ﷺ کے رات کو کعبہ میں عبادت کرنے کے وقت کو غنیمت جان کر پہلے ہی جا چھپے۔ آنحضور ﷺ نے کعبہ میں اس ورد سے مناجات شروع کی اور سجدہ میں حمد الٰہی کی کہ عمرؓ کا دل پسیج گیا نفرت کا بادل چھٹنے لگا جونہی نماز ختم ہوئی تو حضرت عمرؓ آپ کے پیچھے ہولئے آہٹ پا کر اور معلوم ہونے پر فرمایا اے عمرؓ کیا تو میرا پیچھا نہ چھوڑے گا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں بددعا کے ڈر سے بول اٹھا میں نے قتل کا ارادہ چھوڑ دیا ہے۔ انہی دنوں میں اپنی بہن اور بہنوئی کے حلقہ بگوش اسلام ہو جانے کی خبر مشہور ہوئی تو بہن کے گھر سے گھائل ہو کر دار ارقم میں لوگوں کی موجودگی میں اسلام قبول کیا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے بے ساختہ اللہ اکبر پکار اٹھے سب نے مل کر اس زور سے نعرہ لگایا کہ وادی مکہ گونج اٹھی۔ آنحضور ﷺ جو دعا کرتے تھے کہ دو عمروں میں سے ایک عمر عطا فرما۔ تو عمر بن ہشام (ابوجہل) کی بجائے عمر بن خطاب کے قبول اسلام سے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا گیا۔ حضرت عمرؓ کے ایمان لانے پر کعبہ میں جا کر نماز پڑھی اور صحابہ نے بھی پڑھی۔ ابوجہل ایسے معاند کے گھر جا کر یہ خبر سنائی اگرچہ بعد میں اس راہ میں ماریں بھی کھائیں۔ اپنی اسلامی زندگی کا 36 سالہ دور کا لمحہ لمحہ اور اپنے اموال کا ٹکڑا ٹکڑا دین حق پر نثار کرتے رہے۔ غزوات کے مشکل ترین لمحات میں نمایاں ہو کر آگے بڑھتے رہے۔ ایک جہاد کے موقعہ پر اثاثہ لاکر مسجد میں ڈھیر کر دیا خیبر کی فتح پر ملنے والی زمین کا ٹکڑا وقف فی سبیل اللہ کر دیا۔

فاضل مقرر نے آپکی خدمات دینیہ میں سے ایک عظیم خدمت جمع قرآن کے حوالہ سے بتایا کہ آپکو یہ خیال گزرا مبادا لوگ سمجھ بیٹھیں کہ قرآن محفوظ نہیں اس لیے حضرت ابوبکرؓ کے سامنے تجویز پیش کی کہ آپ قرآن کو ایک کتاب کی شکل میں جمع کروا دیں چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو کتابی شکل میں جمع کرنے کا حکم دیا۔ مکرم مربی صاحب نے حضرت عمرؓ کے عشق رسول ﷺ کا وہ واقعہ بیان کیا کہ جب آپؓ نے آنحضور ﷺ کے چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے کمر پر نشان دیکھے تو بے اختیار رو پڑے کہ قیصر و کسریٰ تو نعمتوں کے اسباب رکھیں اور شاہ دو جہان کا یہ حال۔ سراقہ بن مالکؓ کو آپ نے کنگن پہننے کے لیے ڈانٹا صرف اس لیے کہ رسول خدا ﷺ کا کشف پورا ہو۔ آنحضور ﷺ سے عشق کے باعث آپ کی جدائی کا تصور ہی نہ تھا۔ آنحضور ﷺ کی وفات کی خبر پر تلوار کھینچ لی کہ جو ایسا کہے گا اسکی گردن اڑا دونگا مگر جونہی حضرت ابوبکرؓ نے آیت پڑھی تو کہتے ہیں جیسے زمین پاؤں تلے سے نکل گئی۔ مارے غم کے نڈھال ہو گئے اور رونے لگے۔ فاضل مقرر نے حضرت عمرؓ کے متعلق بیان کیا ہے کہ مسند خلافت پر فائز ہونے پر 10 سالہ دور نہایت عاجزی اور انکساری سے گزارا صحابہؓ کا احترام کرتے، سیدنا بلالؓ کہہ کر استقبال کرتے۔ ہر موقع پر صحابہؓ سے مشورہ کرتے راتوں کو خاموشی سے گشت کرتے۔ ایک رات ایک جگہ آگ جلتی دیکھی تو پتہ چلا ایک عورت چولہے پر ہنڈیا چڑھائے بچوں کو صرف بہلا رہی ہے فاقہ کشی کا حال

(باقی صفحہ نمبر ۸ پر)

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 12
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

مصر کے آثار قدیمہ سے ایک نئی انجیل کا انکشاف

از جناب شیخ عبدالقادر صاحب (مرحوم) لاہور، قسط دوم

پہلی قسط میں حضرت مسیحؑ کے وہ اقوال دیئے جا رہے تھے جو مصر سے دستیاب ہونے والی پرانی انجیل میں درج ہیں۔ اس قسط میں باقی اقوال درج کیئے جا رہے ہیں۔

(۱۷) نعماء جنت کے متعلق فرمایا بہشت میں تمہارے لیے پانچ درخت ہیں جو نہ تو گرمی میں اور نہ سردی میں چھانٹے جاتے ہیں جن کے پتے نہیں گرتے یعنی سدا بہار ہیں جو ان کو جانتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہے گا (قول ۱۹)

(۱۸) امروز قوم من نہ شناسد مقام من کے مضمون پر مشتمل مندرجہ ذیل قول قابل غور ہے۔ یسوع نے کہا، میں دنیا کے درمیان کھڑا ہوا گوشت پوست کے ساتھ لوگوں پر ظاہر ہوا میں نے سب کو نشہ میں مدہوش پایا میں نے ان میں سے کسی کو پیاسا نہ دیکھا میری روح آدم کے بیٹوں کے لیے مضطرب ہوگئی کیوں کہ ان کے دل اندھے ہیں اور نہیں دیکھتے وہ خالی ہاتھ دنیا میں آئے ہیں اور (زادِ راہ کے بغیر) خالی ہی دنیا سے واپس جانا چاہتے ہیں لیکن ابھی وہ نشہ میں ہیں جب ان کا خمار اترے گا تو وہ پچھتائیں گے (قول ۲۸)

(۱۹) علمائے زمانہ کے متعلق فرماتے ہیں، فریسیوں اور فقیہوں کو علم کی کنجیاں دی گئیں انہوں نے ان کو چھپا دیا انہوں نے ان لوگوں کو داخل نہ ہونے دیا جو خواہشمند تھے لیکن تم سانپوں کی طرح محتاط ہو جاؤ اور فاختاؤں کی طرح معصوم (قول ۳۹)۔

پھر فرماتے ہیں افسوس فریسیوں پر کیوں کہ وہ اُس کتے کی مانند ہیں جو بیل کی چرنی میں سوتا ہے نہ وہ خود کھاتا ہے اور نہ بیل کو کھانے دیتا ہے (قول ۱۰۲)

انگریزی زبان کا محاورہ "کتا چرنی میں" ("dog in the Manger") ایسے موقعہ پر بولا جاتا ہے جب نہ کوئی خود فائدہ اٹھائے اور نہ دوسرے کو فائدہ اٹھانے دے، بالکل ممکن ہے کہ اس محاورے کی بنیاد حضرت مسیح علیہ السلام کا یہی قول ہو لوگ حضرت مسیح کا قول تو بھول گئے کیوں کہ انجیل میں درج نہ تھا لیکن محاورہ عیسائی دنیا میں زبان خلائق ہو گیا

(۲۰) یہودیوں کے متعلق فرماتے ہیں وہ پھل سے محبت کرتے ہیں اور درخت سے نفرت (قول ۴۳)

(۲۱) اپنے شاگردوں سے پوچھتے ہیں تم میرا اندازہ کرو اور مجھے بتاؤ کہ میں کس کی مانند ہوں شمعون پطرس نے اُس کو کہا تو ایک راستباز فرشتہ کی مانند ہے۔ متی نے کہا، تو ایک دانش مند حکیم ہے۔ توما نے اُس کو کہا، میرے آقا! میرا منہ تیری مثال بیان کرنے سے قاصر ہے۔ (قول نمبر ۱۳)

پھر فرمایا۔ میں تم کو چنوں گا، ہزار میں سے ایک، دس ہزار میں سے دو اور وہ یکجا کھڑے ہوں گے۔ (قول نمبر ۲۳)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ۔ خلاصہ تقاریر، سیرت حضرت فاروقؓ

معلوم کر کے تڑپ اٹھے گودام کا غلہ اپنی کمر پہ لادے ہانپتے ہوئے خیمہ تک پہنچے اور بچوں کو کھانا کھلایا آپؓ نے آئندہ بچوں کے وظائف مقرر کیے، لاوارث بچوں کے لیے قوانین مرتب کیے۔ آپؓ نے شادی کے موقع پر عطائے کثیر پر پابندی لگائی تو ایک انصاری عورت کے (کو ہطقار) توجہ دلانے پر کچھ عار محسوس کیے بغیر فرمایا "انصاری عورتیں بھی عمرؓ سے زیادہ قرآن جانتی ہیں"۔ بیت المقدس کا سفر قابل ذکر ہے جب قریب پہنچے تو استقبال کرنے والے سرداران فوج کو کچھ خفت محسوس ہوئی آپ کو عمدہ پوشاک اور ترکی گھوڑا پیش کیا آپ نے فرمایا خدا نے ہم کو جو عزت بخشی ہے وہ اسلام کی عزت ہے یہی کافی ہے۔ مکرم مولانا صاحب نے حضرت عمرؓ کے حقوق العباد کی ادائیگی میں عدل وانصاف کے قیام میں مشہور سپہ سالار حضرت عمرو بن عاصؓ کے بیٹے کا ذکر کیا جس نے گھوڑ دوڑ میں ایک دوسرے سوار سے آگے بڑھتے ہوئے گھوڑے پر کوڑا مارا تھا، شکایت کی تحقیقات کے بعد اس آدمی سے کوڑے لگوائے آپؓ کی کشفی ہدایت جاری کرنے کا واقعہ ایسا ہے جسے ہزاروں آدمیوں نے مدینہ میں خطبہ کے دوران سنا وہی الفاظ "یا ساریۃ الجبل" سینکڑوں میل دور ایرانی علاقے میں اسلامی لشکر نے بھی سنے اور اس ہدایت پر عمل کرنے کی وجہ سے محفوظ رہے بعدہٗ محترم امام صاحب نے آپکی اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے بارے میں بھی بتایا۔

بقیہ۔ سنگ بنیاد مسجد بشیر ہمپن ہائیم

مورخہ 25 اگست 2005ء تمام افراد جماعت کے لیئے کسی عید کے دن سے کم نہ تھا، ہر چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا اس روز سارا دن بہت ہلکی پھوار کی طرز پر وقفے وقفے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت بصورت بارش نازل ہوتی رہی، شام چھ بجے کے قریب جوں ہی حضور انور کی کار احاطہ میں داخل ہوئی ننھے منے بچوں نے جو خوش نما لباس میں ملبوس تھے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور جرمنی کے جھنڈے لہرا کر اور استقبالیہ نغمے گا گا کر حضور انور کا استقبال کیا۔

تقریب کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا محترم نیشنل امیر صاحب نے تعارفی تقریر کی حضور انور کے بنیاد میں اینٹ رکھنے کے بعد حضرت بیگم صاحبہ، امیر صاحب جماعت جرمنی، خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد، نیشنل اور مقامی جماعت کے عہدیداران نے بھی اینٹیں رکھیں، بعدہٗ حضور انور نے بہت پرسوز دعا کروائی۔ جس کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد مبارکباد کا سلسلہ شروع ہوا اور حضور انور مئی مارکیٹ جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء کے انتظامات کا معائنہ کرنے کے لیئے تشریف لے گئے۔ اس پوری تقریب کے دوران سب احباب نے خدا تعالیٰ کے شکر کے جذبات کے ساتھ زیر لب دعائیں جاری رکھیں۔

(رپورٹ۔ حمید احمد خالد صدر جماعت ہمپن ہائیم)

سونامی طوفان، ایک تجزیہ

سونامی طوفان کے بعد محقق و دانشور زمینی حرکات کا زلزلہ کے دوران اور بعد ازاں تنصیب شدہ آلات کے ذریعہ مسلسل جائزہ لے رہے ہیں۔ گذشتہ سال 26 دسمبر 2004ء یعنی کرسمس ڈے کی سہانی رات کی اگلی صبح مقامی وقت کے مطابق 8 بجے سماٹرا کے مغربی سمندر کی زیر آب سطح کی گہرائی میں زمینی دو پلیٹوں (tectonic plates) کے باہم مقامِ اتصال پر آلودگی کے باعث نیچے کو سرکنے کی وجہ سے زیر آب سطح اچانک نیچے بیٹھ گئی اور پھر اُبھری۔ اس زلزلہ کے باعث Mathan. گیس کے شدید دباؤ سے سمندر کا پانی ۵ میٹر اوپر کو اُبھرا اور ساتھ ہی لہریں اطراف میں رائفل کی گولی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ پھیلنے لگیں، دیوانہ وار بپھری ہوئی سمندری لہریں بھاگتی ہوئیں اور راستہ میں آنے والے جزائر کو پامال کر کے ہزاروں میل دور تک کے ساحل سے 700 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار (جیٹ طیارہ کی رفتار) سے جا ٹکرائیں برما کی زیر زمین پلیٹ کا جھکاؤ گذشتہ دہائیوں سے نمودار ہو رہا ہے 26 دسمبر 2004 کو ہندوستانی پلیٹ کے ساتھ تصادم کے بعد یوں دکھائی دیتا ہے کہ برما پلیٹ واپس اپنی حالت میں چلی گئی ہے، یک دم چند لمحوں کے اندر سماٹرا کی مغربی سطح سمندر تقریباً 300 کلومیٹر تک 5 میٹر بلند ہو کر ابھری جبکہ اسی لمحہ قریبی سطح زمین دو میٹر نیچے بیٹھ گئی زیر آب سطح زمین کی اونچ نیچ سے تقریباً 160 کیوبک کلومیٹر میں جل تھل مچ گئی۔ گیارہ ممالک کے ساحلی علاقے میں بپھری ہوئی لہروں کی زد میں آ کر تقریباً 1,80,000 افراد لقمۂ اجل بن گئے، درجن بھر ممالک کے زائرین کی ہلاکت سے ایک عالمی سوگ کا سا عالم تھا۔

سطح زمین کا نظام: زلزلے کے جھٹکے کرۂ ارض پر ہر طرف محسوس کیے گئے، زلزلہ کے مرکزی قریبی مقامات کے علاوہ دیگر علاقہ جات میں بھی زیر آب زمینی سطح ایک سنٹی میٹر اوپر نیچے ہوتی ہوئی ریکارڈ کی گئی، زلزلے کے جھٹکے دور الاسکا امریکی ریاست میں بھی پائے گئے، سونامی لہریں جو سماٹرا کے مغرب میں 15 میٹر تک اونچی اٹھی تھیں دنیا کے دور دراز ممالک میں کم از کم ایک میٹر اونچی دیکھیں گئیں۔

Global Positioning System کے تحت جنوب مشرقی ایشیا میں نصب شدہ آلات بتاتے ہیں کہ زلزلہ کے چند منٹ کے اندر ہی زمینی سطح کا نظام درہم برہم تھا، اچانک زمین کئی سنٹی میٹر بالکل عموداً اوپر اٹھ گی تھی، زمین کا حرکاتی عمل اکثر جگہ اوپر اٹھنے کے لحاظ سے 1.5 سنٹی میٹر تھا۔

پیمائش۔ فی زمانہ Digital آلات پیمائش کے ذریعہ نتائج حاصل کیے جاتے ہیں اگر ماقبل logo پیمائش سے زلزلہ کی شدت اور جھٹکے کے اثرات کو ماپا جائے تو 180 میٹر کاغذ درکار ہوگا۔ زلزلے کے بارے میں تمام تر آلات پیمائش صرف وقوعہ کی شدت کے بارے میں ہی کچھ بتا سکتے ہیں مگر پیشگی خبر بتانے سے قاصر ہیں، شعبہ موسمیات کے مطابق یہ طویل ترین علاقے پر اثر انداز ہونے والا زلزلہ تھا۔

مرکز زلزلہ۔ زلزلہ کی پیمائش جو p,waves یعنی چٹانوں میں سے ہوتے ہوئے pressure کے ذریعہ کی گئی ہے کے مطابق زلزلہ کا مرکز سماٹرا کے مغربی ساحل سے 150 کلومیٹر دور زمینی سطح سے تقریباً 30 کلومیٹر نیچے تھا، زلزلے کا یہ مرکز اسی لائن میں واقع ہے جہاں کہ India Tectonic Plate تقریباً 6 سنٹی میٹر سالانہ کے حساب سے برما پلیٹ کے نیچے کی طرف دباؤ ڈالے بڑھ رہی ہے۔

لہروں کی رفتار۔ کیلیفورنیا کے محقق Thorne lay کا کہنا ہے کہ جوں ہی دو زمینی پلیٹوں کا تصادم ہوا تو اسی لمحہ زیر آب زمینی لہروں کی رفتار تقریباً 500 میٹر فی سیکنڈ تھی پھر 4 منٹ تک کے لیے فی سیکنڈ 3 کلومیٹر ہوگئی، شمال کی طرف قدرے آہستہ 6 منٹ تک چلتی رہیں، اس زلزلے کا طول دونوں پلیٹوں کی تصادمی لائن پر تقریباً 1300 کلومیٹر تک تھا۔

دباؤ سے زمین کا سرکنا: Mr. lay کے مطابق زمینی پلیٹوں کا سرکنا تصادمی لائن کے شمالی جانب صرف ایک دو میٹر تک ہوا ہوگا جب کہ جنوب کی جانب 15 تا 30 میٹر ایک منٹ سے بھی کم وقت میں سرکا، اس زلزلے کی شدت اور ریز کا اخراج 250 ملین ٹن TNT کے مساوی تھا جو گزشتہ دس سال کے تمام زلزلوں کی شدت کے متوازی تھا، زلزلے سے جزائر انڈیمان (انڈیا) کے بعض حصے 4 میٹر مغرب کو سرکے جبکہ انڈونیشیا میں 15,14 سنٹی میٹر سرکنے کا عمل جاری رہا۔

ریلے لہریں: زلزلہ سے زیر آب اور خشک زمین پر مذکورہ p.waves کے علاوہ Rayleigh Waves بھی چلتی رہیں جو زمین کی سطح کو اوپر نیچے حرکت دیتی ہیں، ایسے ابھرنے کے آثار سری لنکا کے قریب 9 سنٹی میٹر 1500 کلومیٹر دور تک پائے گئے ہیں یہ لہریں زلزلہ کے بعد بھی کئی دنوں تک متعدد بار 20 تا 30 سیکنڈ تک وقفہ وقفہ سے محسوس کی گئیں، سماٹرا سے 11.000 کلومیٹر دور الاسکا میں پہاڑوں میں دو جگہ ایک گھنٹہ کے اندر زلزلہ کے 6 جھٹکے ریکارڈ ہوئے۔

ارتعاش زمین۔ مذکورہ ریلے لہروں کے گزرنے سے 11 منٹ میں 14 شدید جھٹکے ریکارڈ ہوئے۔ ارتعاشی لہریں کرہ ارض پر کئی مرتبہ محو گردش رہیں ارتعاش سے کرہ زمین پر یوں لگتا تھا کہ بہت بڑے گھڑیال پر بھاری ہتھوڑے مارے جا رہے ہیں، آغاز جولائی تک (سات ماہ بعد) زمین کا ارتعاش گذشتہ زلزلہ کے باعث ہر بیس منٹ میں تقریباً 0.5 میکرومیٹر ریکارڈ ہوا۔

(مندرجہ ذیل مضمون کو انٹرنیٹ کے صفحہ "سائنس نیوز" اگست ۲۰۰۵ سے اخذ کیا گیا ھے)

(ترجمہ و تلخیص مرزا عبدالحق صاحب آف مائنز)